روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 25 فروری 2014ء 24 ربیع الثانی 1435 ہجری 25 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 45

افضال ربانی

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد — بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ''ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد — بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد''
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

پیشگوئی مصلح موعود میں موجود ایک علامت ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' کی تفصیلات اور حضرت مصلح موعود کے علم وعرفان کا تذکرہ

حضرت مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے جس کا زمانہ گواہ ہے

آپ کے ہر خطبے، تقریر اور لیکچر میں علم کی نہریں جاری ہیں۔ آپ کی تفاسیر اور تقاریر پر غیر از جماعت اور غیر مسلم مفکرین کے شاندار تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 فروری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں اور نشانات کے تناظر میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں پُر معارف خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ 20 فروری کا دن جماعت میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے حوالے سے خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک عظیم الشان صفات کے حامل بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشان آسمانی ہے جسے خدائے تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی صداقت اور عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا قبول کرکے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مطابق جنوری 1889ء میں وہ موعود بیٹا پیدا ہوا جس نے دین حق کی برتری کو قائم کرنے کے لئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جو رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔ جن کا غیروں نے بھی اعتراف کیا۔ حضور انور نے پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے اور پھر فرمایا کہ ایک دنیا نے دیکھا کہ وہ بیٹا پیدا ہوا اور 52 سال تک خلافت پر متمکن رہنے کے بعد اپنی خصوصیات کا لوہا منوا کر دنیا سے رخصت ہوا۔ اگر ان خصوصیات کی گہرائی میں جا کر دیکھیں اور حضرت خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی زندگی کا جائزہ لیں تو اس کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں پیشگوئی میں مذکور موعود بیٹے کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' پر روشنی ڈالی اور پھر یہ بتایا کہ اپنوں اور غیروں کو آپ کے علم وعرفان نے کس طرح متاثر کیا۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی کتب، لیکچرز اور تقاریر کا جائزہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تک انوار العلوم کی 24 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جو کہ کل تقریباً 32 جلدوں تک شائع ہوں گی اور ان میں کل ساڑھے آٹھ سو کے قریب لیکچرز، تقاریر اور کتب وغیرہ شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ آپ کے خطبات جمعہ، عیدین اور نکاح کی تعداد 2 ہزار 76 بنتی ہے۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل 28 جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1602 خطبات شامل ہیں۔ فرمایا کہ اگر ہر خطبے، تقریر کو سنیں اور ہر لیکچر کو دیکھیں تو علم وعرفان کے ایسے موتی پروئے ہوئے نظر آتے ہیں اور علم کی ایسی نہریں بہہ رہی ہوتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی تفسیر پر ہی 10,8 ہزار صفحات لکھے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سارا علمی مواد تحریری کتب کی شکل میں مختلف موضوعات پر موجود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں کہ جیسا کہ پیشگوئی میں فرمایا گیا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ حضرت مصلح موعود کے علمی کارناموں پر ایک نظر ڈالیں تو ان میں علوم ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علوم باطنی بھی نظر آتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً حضرت مصلح موعود کی تفاسیر نے جو قرآن کریم کو سمجھنے کا نیا انداز اور علوم و معارف کے گہرے راز کھولے ہیں وہ ہمیشہ حضرت مصلح موعود کا حصہ رہیں گے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی تفاسیر اور آپ کے لیکچرز پر غیر از جماعت اہل علم شخصیات اور غیر مسلم مفکرین کے شاندار اور خوبصورت تاثرات اور خیالات کا ذکر فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس یہ حضرت مصلح موعود کی خصوصیات میں سے صرف ایک پہلو کی جھلک ہے۔ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے علم وعرفان کا جو خزانہ ہمیں دیا ہے اس کو پڑھنے کی اور آپ کے علمی مضامین سے استفادہ کی بھی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنا علم وعرفان بڑھانے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بیٹے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور آپ کی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

ضرورت محررین/انسپکٹران

دفاتر تحریک جدید کی مستقبل کی ضرورت کے مدنظر انسپکٹران/محررین کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی نقول اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 6 مارچ 2014ء تک امیر/صدر محلّہ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوادیں۔

امیدوار کا بی اے/بی ایس سی/بی کام میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ امیدوار کمپیوٹر/اکاؤنٹس میں تجربہ رکھتے ہوں نیز امیدوار کا خوشخط ہونا لازمی ہے۔ واقفین نو جو اس معیار پر پورا اترتے ہوں وہ بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

امیدوار کی عمر 25 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری ٹیسٹ مورخہ **9 مارچ 2014ء** کو صبح **10** بجے ہوگا۔ تحریری امتحان اور کمپیوٹر ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے امیدواران کا انٹرویو ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیاب ہونے والے امیدواران کے میڈیکل و دیگر رپورٹس کی کارروائی کی جائے گی۔ ملازمت کیلئے صرف وہی امیدوار اہل ہوں گے جو درج بالا تمام شرائط پر پورا اتریں گے۔

تحریری امتحان کیلئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

(i) قرآن مجید ناظرہ مکمل و پہلا پارہ (ترجمہ کے ساتھ)

(ii) نماز مکمل (ترجمہ کے ساتھ)

(iii) حدیث، کتاب چالیس جواہر پارے (مکمل)

(iv) کتب حضرت مسیح موعود (فتح اسلام، کشتی نوح اور پیغام صلح)

(v) انگریزی/حساب مطابق معیار بی اے، بی ایس سی، بی کام

(vi) عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

باقی صفحہ 8 پر

ولی بننے کے لئے خداداد قویٰ سے کام لو

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:

’’بہت سے لوگ ہیں جواوباشانہ اورعیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں ہی میں اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب ان کو بھی خدا تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہیں قویٰ سے کام لیتے تو حق کو پالیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا، لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خداتعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بنا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خداتعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خداتعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کرلے وہ ان فیوض سے بہرور ہوسکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

؎ برکریماں کار ہا دشوار نیست

اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے تو کیا ولی بنانا خداتعالیٰ کے نزدیک مشکل ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو اور اس کے راستے میں صبرو استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو، کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خداتعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے جو خداتعالیٰ کی نہ رضامندی کا موجب ہوتی ہیں سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرلیتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر خداتعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ جیسے فرمایا: فلما زاغوا ......(الصّف:6) ہماری جماعت کو چاہئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کردی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں یا ناخن بڑھالیں، یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کرتے رہیں یا اپنے ہاتھ خشک کرلیں اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش با خدا بننا چاہتے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا کیا ملنا ہے انسانیت بھی جاتی رہتی ہے، لیکن ہمارے سلوک کا یہ ہرگز طریق نہیں ہے بلکہ (۔) نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشادہ راہ وہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: اھدنا......(الفاتحہ:6) یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو سکھلائی ہے۔ تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھلا دی لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کر دیے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورۃ میں اس کی قبولیت کا اشارہ ہے، جہاں فرمایا: ذالک الکتاب ......(البقرہ:3) یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔

غرض یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں۔ اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہوسکتا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق و وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے۔ جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا۔ خداتعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی ایک مواقع ہیں۔ رکوع، قیام، قعدہ، سجدہ وغیرہ۔ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ فجر، ظہر، عصر، شام اور عشاء۔ ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔

نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے، جس کو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع وخضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو اُلوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 232)

مکرم مرزا انوار الحق صاحب

بینن میں ایک اور بیت الذکر کا افتتاح

مورخہ 24 جنوری 2014ء پوبے ریجن کے ایک گاؤں اوگیلیتے (Oguelete) میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح کیا گیا۔

صبح گیارہ بجے مرکزی وفد اس گاؤں میں پہنچا تو تین سو سے زاد افراد نے گرمجوشی کے ساتھ اور نظمیں، ترانے اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ وفد کا استقبال کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے بیت کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے اس تقریب کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم ایک خادم حافظ کبیر صاحب نے خوش الحانی سے کی جو کہ بینن جماعت کے پہلے حافظ قرآن ہیں جو دو سال قبل نائیجیریا سے حفظ کر کے آئے تھے۔ ان کے بعد تین مزید حفاظ الحمدللہ جماعت احمدیہ بینن کو عطا ہوئے ہیں امسال مزید چھ اطفال مدرسۃ الحفظ نائیجیریا میں حصول تعلیم کیلئے بھجوائے گئے ہیں۔

نظم کے بعد مکرم مصلحو بکری نائب امیر صاحب نے احباب کو اپنی تقریر میں بیت کی اہمیت اور آداب کے بارے میں مفید نصائح کیں۔ بعد ازاں لندن سے بینن میں وقف عارضی پر آئے ہوئے ایک مربی سلسلہ مکرم عطاء المنعم ملک صاحب نے اپنی تقریر میں عبادت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اس کے بعد علاقے کے لوکل افسران، روایتی بادشاہ اور مسلمانوں کے امام نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور سب نے جماعت کا بہت شکریہ ادا کیا اور برملا یہ بات کہی کہ یہ گرانقدر قربانی اور کاوش جماعت احمدیہ کی یہاں کے عوام کے ساتھ بے لوث محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے بیت میں پہلی نماز جمعہ ادا کرائی۔ تمام احباب جماعت کی خوشی اس وقت دیدنی تھی۔ کیونکہ قبل ازیں یہاں نماز پڑھنے کے لئے کوئی عمارت موجود نہ تھی بلکہ کھلے آسمان کے نیچے صفیں بچھا کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اور آج اللہ کے فضل سے بیت نمازیوں سے اتنی بھر گئی کہ لجنہ نے جمعہ بیت کے باہر ادا کیا۔ الحمدللہ

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔ اس تقریب میں کل 306 افراد نے شرکت کی کل 12 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ بیت کا مسقّف حصہ 10 میٹر لمبا اور 8 میٹر چوڑا ہے۔ جبکہ لوکل جماعت نے 25 میٹر چوڑا اور 25 میٹر لمبا پلاٹ جماعت کو بیت کی تعمیر کے لیے تحفتاً دیا۔ اسی طرح بیت کی تعمیر میں افرادی مدد کے علاوہ استعمال ہونے والا پانی جو کہ کافی دور سے لایا جاتا تھا وہ بھی لجنہ نے وافر مہیا کیا اسی طرح بیت کی چھت میں استعمال ہونے والی تمام لکڑی بھی لوکل جماعت نے مہیا کی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیت کو ہمیشہ مخلص نمازیوں سے بھرا رکھے اور ہدایت کا مرکز بنائے۔ اور اس طرح جن احباب نے کسی بھی طرح اس بیت کی تعمیر میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

منیٰ سرکٹ نائیجیریا میں

جلسہ یوم مسیح موعود

رپورٹ: مکرم احمد محمود صاحب مربی سلسلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو مورخہ 24 مارچ 2013ء کو بمقام کیٹیر یگی جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ کی کامیابی کے لئے نومبائعین کی ایک جماعت کیٹیریگی اور اس سے ملحقہ باقی نومبائعین کی جماعتوں کے ساتھ ساتھ سرکردہ شخصیات سے ملاقاتیں کی گئیں۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں ایک قصیدہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد مکرم اسحاق صاحب (مشنری) نے اور مکرم صالح صاحب (مشنری) نے تقاریر کیں۔

نومبائعین بچے گاہے بگاہے نظمیں اور قصیدہ پڑھنے کے لئے سٹیج پر بلائے جاتے رہے جنہوں نے ترنم سے قصیدہ پڑھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی کل حاضری 3 ہزار سے زائد رہی جن میں سے اکثریت نومبائعین کی تھی۔ نیز چیف آف بورورو جن کا تعلق فولانی قبیلہ سے ہے، بھی 300 افراد اپنے ہمراہ لائے تھے۔

اس جلسہ کے مہمانوں میں مکرم عبدالخالق نیر صاحب مربی انچارج نائیجیریا، امیر آف بڈا کے نمائندہ، چیف آف بورورو فولانی قبیلہ، امام آف اشانتی ویلج، مکرم محمد باقا صاحب اور مکرم ندیم احمد وسیم صاحب مربی سلسلہ اکوانگا ریجن شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 17 جنوری 2014ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ہمیں ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کا مشن اور بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا نہیں تھا۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور اعمال کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے۔ بندے کا ایک دوسرے کے حق ادا کرنا بھی ایک مقصد ہے اور یہ سب باتیں اعمال پر منحصر ہیں

اگر ہم نے حضرت مسیح موعود کے مشن میں کارآمد ہونا ہے۔ آپ کے مقصد کو پورا کرنے والا بننا ہے تو یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی روکوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے پس ہمیں اپنی عملی قوتوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور پھر مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہنے کی ضرورت ہے

دو قسم کی روکیں ہیں جو عملی اصلاح کے راستے میں حائل ہوتی ہیں۔ ایک قوتِ ارادی میں کمزوری اور دوسری قوتِ عملی میں کمزوری۔ ان کے درمیان میں ایک اور صورت بھی عملی اصلاح میں کمی کی ہے اور وہ ہے علمی طور پر کمزوری۔ یہ دونوں طرف اپنا اثر ڈالتی ہے۔

مختلف لوگوں کے لئے مختلف علاجوں کی ضرورت ہے۔ ایک ہی علاج ہر ایک کے لئے نہیں ہے۔ بعض کے لئے قوت ارادی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض کے لئے قوتِ عملی پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور بعض کے لئے اس صورت میں جبکہ بوجھ زیادہ ہو، اُن کی طاقت اور برداشت سے باہر ہو تو بیرونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس وقت معاشرے کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے، جماعت کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے، ذیلی تنظیموں کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔ پس ہمیں اپنی عملی اصلاح کے لئے ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب آف کلکتہ (انڈیا) کی وفات۔ مرحوم کا ذکرخیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 جنوری 2014ء بمطابق 10 صلح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

گزشتہ دو جمعوں سے پہلے مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کی روشنی میں چند خطبے عملی اصلاح کے بارے میں دیئے تھے اور بعض اسباب بیان کئے تھے جو عملی اصلاح میں روک کا باعث بنتے ہیں اور یہ بھی ذکر ہو گیا تھا کہ اگر ہم نے من حیث الجماعت اپنی عملی اصلاح کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں تو ان روکوں کو دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ بات بھی واضح کر دی گئی تھی کہ عمل کے متعلق ہماری روکیں عقائد کی روکوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اس حوالے سے آج مَیں مزید کچھ کہوں گا۔

ہمیں ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کا مشن اور بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا نہیں تھا۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور اعمال کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے اس چیز کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ بندے کا ایک دوسرے کے حق ادا کرنا بھی ایک مقصد ہے اور یہ سب باتیں اعمال پر منحصر ہیں۔ نیک اعمال بجالا کر خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا ہوتا ہے اور بندوں کا بھی حق ادا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا تھا، پہلے بھی میں کئی دفعہ یہ چیزیں بیان کر چکا ہوں۔ فرمایا کہ ’’یادرکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 48۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک موقع پر فرمایا: ’’اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 249۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر ہم نے حضرت مسیح موعود کے مشن میں کارآمد ہونا ہے۔ آپ کے مقصد کو پورا کرنے والا بننا ہے تو یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی روکوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ کیونکہ یہ عملی اصلاح ہی دوسروں کی توجہ ہماری طرف پھیرے گی اور نتیجۃً ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل میں ممدّ و معاون بن سکیں گے۔ پس ہمیں سوچنا چاہئے کہ اس کے حصول کے لئے ہم نے کیا کرنا ہے؟ کیونکہ ہمارے غالب آنے کا ایک بہت بڑا ہتھیار عملی اصلاح بھی ہے۔ ہماری اپنی اصلاح سے ہی ہمارے اندر وہ قوت پیدا ہوگی جس سے دوسروں کی اصلاح ہم کرسکیں گے۔ ہمارے غالب آنے کا مقصد کسی کو ماتحت کرنا اور دنیاوی مقاصد حاصل کرنا تو نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے دل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہے۔ لیکن اگر ہمارے اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے تو دنیا کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہماری باتیں سنے۔ پس ہمیں اپنی عملی قوتوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور پھر مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ خود دوسروں سے مرعوب ہونے کی بجائے دنیا کو مرعوب کرنے کی ضرورت ہے آجکل جبکہ دنیا میں لوگ دنیاداری اور مادیت سے مرعوب ہو رہے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ نظریں رکھتے ہوئے اپنے آپ کو دنیا کے

رعب سے نکالنے کی ضرورت ہے۔ اور دنیا کو بھی ان شیطانی حالتوں سے نکالنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہم بن سکیں اور دنیا کی اکثر آبادی بن سکے۔ لیکن اس کے راستے میں بہت سی روکیں ہیں۔ اس کے لئے ہم نے اپنے اندر ایسی طاقت پیدا کرنی ہے کہ ان روکوں کو دُور کر سکیں۔ ہمیں دنیا کے مقابلے کے لئے بعض قواعد تجویز کرنے ہوں گے جو ہم میں سے ہر ایک اپنے اوپر لاگو کرے اور پھر اُس کی پابندی کرے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے نفسوں کی قربانی دینی ہوگی اور ایک ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ جب تک ہمیں یہ حاصل نہیں ہوتا، ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

جیسا کہ مَیں گزشتہ ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں۔ آجکل دنیا سمٹ کر قریب تر ہوگئی ہے۔ گویا ایک شہر بن گئی ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے ایک محلّہ بن گئی ہے۔ ہزاروں میل دُور کی برائی بھی ہر گھر میں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ پہنچ گئی ہے اور ہر ملک کی جو خواہ ہزاروں میل دور ہے، اچھائی بھی ہر گھر تک پہنچ گئی ہے۔ مجموعی لحاظ سے ہم دیکھیں تو برائی کے پھیلنے کی شرح اچھائی کے پھیلنے کی نسبت بہت زیادہ تیز ہے۔ پھر جیسا کہ میں پہلے بھی کئی موقعوں پر ذکر کر چکا ہوں اچھائی اور برائی کا معیار بدل گیا ہے۔ ایک چیز جو (دینی) معاشرے میں برائی ہے، دنیا دار معاشرے میں جواب تقریباً لامذہب معاشرہ ہے، اس میں وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو ہم برائی سمجھتے ہیں۔ یہ ان کے نزدیک بہت معمولی سی چیز ہے بلکہ اچھائی سمجھی جانے لگی ہے۔

حضرت مصلح موعود نے مثال دی ہے کہ مغربی معاشرے میں ناچ کا رواج ہے۔ یہ حضرت مصلح موعود کے زمانے میں تو اتنا عام نہیں تھا یا کم از کم اس کے لئے خاص جگہوں پر جانا پڑتا تھا۔ آجکل تو ٹی وی اور انٹرنیٹ نے ہر جگہ یہ پہنچا دیا ہے اور بعض گھروں میں ہی تفریح کے نام پر ناچ کے اڈے بن گئے ہیں۔ اور بعض گھریلو فنکشنز پر بھی یہ ناچ وغیرہ ہوتے ہیں۔ خاص طور پر شادیوں کے موقع پر تفریح اور خوشی کے نام پر بیہودہ ناچ کئے جاتے ہیں۔ ایک احمدی گھر کو اس سے بالکل پاک ہونا چاہئے۔ اس پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بہرحال میں حضرت مصلح موعود کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اب مغربی ملکوں میں ناچ کا رواج ہے مگر پہلے اسے لوگ برا سمجھتے تھے۔ اب آہستہ آہستہ اسے لوگوں نے اختیار کرنا شروع کر دیا۔ پہلے عورت مرد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ناچتے تھے۔ پھر ایک دوسرے کے قریب منہ کر کے ناچنے لگے اور پھر یہ فاصلے کم ہونے لگے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 432 خطبہ فرمودہ 3 جولائی 1936 مطبوعہ ربوہ)

جیسا کہ میں نے کہا کہ اب تو ناچ کے نام پر بیہودگی کی کوئی حد نہیں رہی۔ ننگے لباسوں میں ٹی وی پر ناچ کئے جاتے ہیں۔ یہ کیوں پھیلا؟ صرف اس لئے کہ برائی پھیلانے والے باوجود دنیا کے شور مچانے کے کہ یہ برائی ہے، برائی پھیلانے پر استقلال سے قائم رہے اور دنیا کی باتوں کی کوئی پروا نہیں کی۔ آخر ایک وقت میں یہ کامیاب ہو گئے۔ اب تو پاکستان جو مسلمان ملک ہے اُس کے ٹی وی پر بھی تفریح کے نام پر، آزادی کے نام پر بیہودگیاں نظر آتی ہیں، ننگ نظر آتا ہے۔ گویا برائی اپنے استقلال کی وجہ سے دنیا کے ذہنوں پر حاوی ہوگئی ہے۔ پس اس کے مقابلے پر آنے کے لئے بہت بڑی منصوبہ بندی اور قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہوئی تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پس بہت سوچنے اور غور کرنے اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن چیزوں کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کو اپنا کر ہم یہ روکیں دُور کر سکتے ہیں۔ جن کو استعمال میں لا کر ہمارے اندر یہ روکیں دور کرنے کی طاقت پیدا ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے ہم برائیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے حضرت مصلح موعود نے بڑے عمدہ رنگ میں وضاحت فرمائی ہے کہ اگر عملی اصلاح کے لئے یہ باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو تبھی کامیابی مل سکتی ہے اور یہ **تین چیزیں ہیں۔ نمبر ایک قوت ارادی۔ نمبر دو صحیح اور پورا علم اور نمبر تین قوت عملی۔** لیکن اصل بنیادی قوتیں دو ہیں۔ قوت ارادی اور قوت عملی۔ جو چیز ان دونوں کے درمیان میں رکھی گئی ہے یعنی صحیح اور پورا علم ہونا، یہ دونوں بنیادی قوتوں پر اثر ڈالتی ہے۔ علم کا صحیح ہونا قوتِ عملی پر بھی اثر ڈالتا ہے اور قوتِ ارادی پر بھی اثر ڈالتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 440 خطبہ فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ ربوہ)

بہرحال پہلے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ قوتِ ارادی اور قوتِ عملی ہی دو بنیادی چیزیں ہیں جو عملی اصلاح پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ہمیں قوتِ ارادی کو زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اور قوتِ عملی کے نقص کو دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ارادہ اگر کسی برائی کو روکنے کا مضبوط ہو تو تبھی وہ برائیاں رک سکتی ہیں اور ارادے کی مضبوطی اُس وقت کام آئے گی جب عمل کرنے کی جو قوت ہے، ہمارے اندر جو طاقت ہے، اُس کی جو کمزوری ہے اُس کو دُور کریں، اُس کے نقص کو دُور کریں۔ اس کے بغیر اصلاح نہیں ہو سکتی۔

اس پہلو سے جب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ ہماری قوتِ ارادی کیسی ہے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ جہاں تک ارادے کا تعلق ہے اس میں بہت کم نقص ہے کیونکہ ارادے کے طور پر جماعت کے تمام یا اکثر افراد ہی تقریباً یہ چاہتے ہیں کہ ان میں تقویٰ اور طہارت پیدا ہو۔ وہ (دینی) احکام کی اشاعت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کا قرب حاصل کر سکیں۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ یہ باتیں ثابت کرتی ہیں کہ ہماری قوتِ ارادی تو مضبوط ہے اور طاقتور ہے پھر بھی نتائج صحیح نہیں نکلتے تو پھر یقیناً دو باتوں میں سے ایک بات ہے۔ یا تو یہ کہ عمل کے لئے حقیقی قوتِ ارادی جو چاہئے، اتنی ہمارے اندر نہیں ہے لیکن عقیدے کی اصلاح کے لئے جتنی قوتِ ارادی کی ضرورت تھی وہ ہم میں موجود تھی۔ اس لئے عقیدے کی تو اصلاح ہو گئی لیکن عملی اصلاح کے لئے چونکہ قوتِ ارادی کی ضرورت تھی، وہ ہم میں موجود نہیں تھی، اس لئے ہم اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ہماری عبودیت میں بھی کچھ نقص ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ بندگی جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اُس میں بھی کچھ نقص ہے اور اس وجہ سے قوتِ عملی مفلوج ہو گئی ہے اور قوتِ ارادی کے اثر کو قبول نہیں کر رہی۔ یعنی ہماری عمل کی قوت مفلوج ہو گئی ہے اور قوتِ ارادی کا اثر قبول نہیں کر رہی۔ یا ان باتوں کو قبول کرنے کے لئے جن معاونوں کی یا جن مددگاروں کی ضرورت ہے اُن میں کمزوری ہے۔ اس صورت میں ہم جب تک قوتِ متاثرہ یا عملی قوت کا یا اثر لے کر کسی کام کو کرنے والی قوت کا علاج نہ کر لیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک طالبعلم ہے، وہ اپنا سبق یاد کرتا ہے مگر یاد نہیں رکھ سکتا۔ اُس کا جب تک ذہن درست نہیں کر لیا جاتا اُس وقت تک اُسے خواہ کتنا سبق دیا جائے، کتنی ہی بار اُسے یاد کروایا جائے یا یاد کرانے کی کوشش کی جائے، وہ اُسے یاد نہیں رکھ سکے گا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 435,436 خطبہ فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ ربوہ)

پس ذہن کو درست کرنے کے لئے وجوہات معلوم کرنی ہوں گی تا کہ صحیح رہنمائی ہو سکے، یا پھر سبق یاد کروانے کا طریق بدلنا ہوگا۔

پاکستان میں یہ رواج ہے کہ رٹّا لگا کر ہر چیز یاد کر لی، چاہے سمجھ آئے، نہ آئے اور اس طرح وہاں پڑھنے والے بہت سے طالبعلم تیاری کرتے ہیں، اس میں اُن کو بڑی مہارت ہوتی ہے، ایک ایک لفظ کتاب کا بعضوں کو یاد ہو جاتا ہے۔ لیکن جب یہاں مغربی ممالک کی پڑھائی کے نظام میں آتے ہیں تو یہاں کیونکہ طریقہ کار مختلف ہے، ہر چیز کو سمجھ کر پڑھنا پڑتا ہے، اس لئے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہاں کم نمبر لینے والے یہاں بہتر نمبر لے لیتے ہیں، جلد ہی اپنے آپ کو اس نظام میں ڈھال لیتے ہیں۔ اور وہاں زیادہ نمبر لینے والے یہاں آ کر کم نمبر لیتے ہیں۔ ربوہ میں ہمارے جماعتی سکولوں کو جب بعض مجبوریوں کی وجہ سے حکومت کے بورڈوں سے علیحدہ کر کے آغا خان بورڈ کے ساتھ منسلک کیا گیا، رجسٹر کروایا گیا تو وہاں کیونکہ امتحان کا طریق مختلف تھا، اس لئے بہت سے طلباء نے لکھا کہ ہم جتنے نمبر عام پاکستانی نظام تعلیم جو ہے اُس کے امتحانات میں لیتے تھے ایسا نہیں ہے، اب نہیں لے سک رہے اور ہمیں سمجھ بھی نہیں آتی کہ کیا ہو گیا ہے؟ تو بعض دفعہ صرف ذہن کی بات نہیں ہوتی۔ ذہن اگر صحیح بھی ہو تو اچھی طرح یاد نہیں ہوتا۔ یہ صرف ذہن کی کمزوری

نہیں ہوتی بلکہ اور بھی وجوہات ہو جاتی ہیں اور اگر ذہن بھی کمزور ہو تو پھر بالکل ہی مشکل پڑ جاتی ہے، یاد کروانے کے طریقے بدلنے پڑتے ہیں۔ یہاں ایسے کمزور ذہن بچوں کے لئے بھی خاص سکول ہوتے ہیں، اُن کو توجہ دیتے ہیں اور بعض دفعہ وہی کمزور ذہن بچے پڑھائی میں بڑے اچھے بچے نکل آتے ہیں۔

بہرحال عملی طریق بھی جو ہے وہ پریشان کر دیتا ہے اور اگر اُس صحیح طریق کو اپنایا نہ جائے تو کامیابی نہیں ملتی۔ پس جو عملی طریق کسی کام کرنے کے لئے تجویز ہوا ہے، دماغ کو بھی اُس کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، اس کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔

پس ہمیں اپنی عملی اصلاح کی حالتوں کے لئے بھی اس طرف دیکھنا ہوگا۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہماری نیکی کے ارادے دماغ کے اس حصے پر کیوں اثر نہیں کرتے جس پر اثر ہونے کے نتیجہ میں عملی اصلاح شروع ہو جاتی ہے۔ ہمیں ان روکوں کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اس رستے میں حائل ہوتی ہیں۔

پھر دیکھنا ہوگا کہ ہمارے عبودیت کے معیار کیا ہیں؟ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہماری عملی کوشش میں نیک نیتی اور اخلاص و وفا کتنا ہے۔

پس دو قسم کی روکیں ہیں جو عملی اصلاح کے راستے میں حائل ہوتی ہیں۔ ایک قوتِ ارادی میں کمزوری اور دوسری قوتِ عملی میں کمزوری۔ لیکن جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ان کے درمیان میں ایک اور صورت بھی عملی اصلاح میں کمی کی ہے اور وہ ہے علمی طور پر کمزوری۔ یہ دونوں طرف اپنا اثر ڈالتی ہے۔

ہم عملی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ارادہ بھی علم کے مطابق چلتا ہے اور عمل بھی علم کے مطابق چلتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کسی انسان کو یہ معلوم نہ ہو کہ ایک ہزار کا لشکر اُس کے مکان پر حملہ آور ہونے والا ہے بلکہ صرف اس قدر جانتا ہو کہ کسی نے حملہ کرنا ہے اور ہو سکتا ہے ایک دو آدمی ہوں تو اُس کے لئے وہ تیاری کرتا ہے۔ لیکن اگر اُسے یہ علم ہو کہ حملہ آور ایک ہزار ہیں تو پھر اُس کی تیاری اُس سے مختلف ہوتی ہے۔ پس علم کی کمی کی وجہ سے نقص پیدا ہو جاتا ہے اور علم کی صحت قوتِ ارادی کو بڑھا دیتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ انسان کسی چیز کو اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور اُسے ہلکی سمجھتا ہے لیکن وہ بھاری ہوتی ہے، اُٹھا نہیں سکتا۔ لیکن جب ایک دفعہ اندازہ ہو جائے کہ یہ بھاری ہے تو پھر زیادہ قوت صَرف کرتا ہے، زیادہ طاقت لگاتا ہے، اُٹھانے کا طریق بدل لیتا ہے تو پھر اُس کو اُٹھا بھی لیتا ہے۔ پس کوئی زائد طاقت اُس میں دوسری دفعہ نہیں آئی بلکہ صحیح علم ہونے کی وجہ سے اور صحیح طریق پر طاقت کا استعمال اُس نے کیا تو اس میں کامیاب ہو گیا۔

پس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیت تو موجود ہے۔ جب اُس صلاحیت اور طاقت کا استعمال صحیح ہو تو آسانی سے کام ہو جاتا ہے یا بہتر رنگ میں کام ہو جاتا ہے اور یہ علم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر صلاحیت کا صحیح استعمال نہ ہو تو عام معاملات میں بھی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ پس یہاں اسی اصول کو عملی صلاحیت کے استعمال اور عملی کمزوری کو دور کرنے کے لئے لگانے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اپنے علم کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس کے مطابق صحیح طاقت کا استعمال کر کے اپنی کمزوریوں پر غالب آیا جا سکے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک بات یہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک انسان میں ایک قوتِ موازنہ رکھی ہے جس سے وہ دو چیزوں کے درمیان موازنہ کر سکتا ہے۔ جو یہ فیصلہ کرتی ہے کہ فلاں کام کرنے کے لئے اتنی طاقت درکار ہے۔ اور کیونکہ ساری طاقت انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی بلکہ دماغ میں محفوظ ہوتی ہے۔ اس لئے پہلی دفعہ جب ایک کام نہ ہو، جیسے وزن اُٹھانے کی مثال دی گئی ہے، وزن نہ اُٹھایا جا سکے تو پھر انسان دماغ کو مزید طاقت بھیجنے کے لئے کہتا ہے اور اس طاقت کے آنے پر چیز اُٹھانے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ قوتِ موازنہ بھی علم کے ذریعہ آتی ہے۔ خواہ اندرونی علم ہو یا بیرونی علم ہو۔ اندرونی علم سے مراد مشاہدہ اور تجربہ ہے اور بیرونی علم سے مراد باہر کی آوازیں ہیں جو کان میں پڑتی ہیں۔ جیسے باہر کے کسی حملے کی مثال دی گئی تھی۔ باہر کے حملے سے ہوشیار کرنے کے لئے باہر کی آوازیں انسان کو ہوشیار کرتی ہیں۔ لیکن یہ جو وزن اُٹھانے کی مثال دی گئی تھی، اس کے لئے قوتِ موازنہ نے خود فیصلہ کرنا ہے کہ پہلے یہ وزن نہیں اُٹھایا گیا تو اس لئے کہ تم اسے کم وزن سمجھتے تھے، اگر مثلاً دس کلو تھا تو پانچ کلو سمجھتے تھے اور تھوڑی طاقت لگائی تھی۔ اب اسے اُٹھانے کے لئے دس کلو کی طاقت لگاؤ تو اُٹھا لو گے۔ اس اصول کو اگر سامنے رکھا جائے تو جب انسان اس لائحہ عمل کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو قوتِ موازنہ یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مجھے اپنی جدوجہد کے لئے کس قدر طاقت کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے انسان اعمال کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اور قوتِ موازنہ عدمِ علم کی وجہ سے اُسے صحیح خبر نہیں دیتی کہ اس کی عملی اصلاح کے لئے کس قدر طاقت کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 437,438 خطبہ فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ ربوہ)

پس قوتِ موازنہ انسان کو ہوشیار کرتی ہے اور یہی ہے جو عدمِ علم کی وجہ سے اُسے غافل بھی کرتی ہے۔

قوتِ موازنہ بھی تبھی ہوگی جب کسی چیز کا علم ہو جائے۔ اگر علم ہوگا تو ہوشیار کرے گی کہ اس کو اس طرح استعمال کرو۔ علم نہیں ہوگا تو انسان وہ کام نہیں کر سکتا۔ اور پھر اسی عدمِ علم کی وجہ سے یا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے انسان سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بچہ جب ایسے لوگوں میں پرورش پاتا ہے جو گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں یا مستقل ہی مرتکب رہتے ہیں، ہر وقت اُن کی مجلسوں میں یہ ذکر رہتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر تو دنیا میں گزارہ نہیں ہو سکتا تو بچے کے ذہن میں یہ خیال آ جاتا ہے کہ اس زمانے میں جھوٹ کے بغیر کامیابی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔

یہاں میں اس بات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو اسائلم لینے والے آتے ہیں، وہ پتہ نہیں کیوں، **اکثریت کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہو گئی ہے کہ لمبی کہانی بنائے بغیر اور جھوٹی کہانی بنائے بغیر ہمارے کیس پاس نہیں ہوں گے۔ حالانکہ کئی مرتبہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ اگر مختصر اور صحیح بات کی جائے تو کیس جلدی پاس ہو جاتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں میرے سامنے ہیں۔** کئی لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے سچی اور مختصر سی بات کی ہے اور چند دنوں میں کیس پاس ہو گیا۔ اس کے لئے تو یہی کافی ہے کہ دماغی ٹارچر اب اُن سے برداشت نہیں ہوتا۔ جہاں ہر وقت اپنا بھی دھڑکا ہے اور اپنے بچوں کا بھی دھڑکا ہے۔ بہت ساری پریشانیاں ہیں۔ سکول نہیں جا سکتے، سکولوں میں تنگ کئے جاتے ہیں تو اس طرح کی بہت ساری چیزیں ہیں۔ اسی بات پر اکثریت جو کیس ہیں وہ پاس ہو جاتے ہیں۔ پس سچائی پر قائم رہنا چاہئے اور پھر خدا تعالیٰ پر توکّل بھی کرنا چاہئے۔ یہ جھوٹی کہانیاں جب بچوں کے سامنے ذکر ہوں کہ ہم نے جج کو یہ کہانی سنائی اور وہ سنائی تو پھر بچے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ جھوٹ بولنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر جھوٹ نہ بولتے تو شاید ہمارا کیس پاس نہ ہوتا یا ہمیں فائدہ نہ پہنچ سکتا۔ یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے کہ جھوٹ ہی ہے جو تمام ترقیات کی چابی ہے۔ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ آجکل بھلا کون ہے جو سچ بولتا ہے۔ تو یہ سب باتیں بچوں کے ذہنوں میں اپنے بڑوں کی باتیں سن کر پیدا ہوتی ہیں۔ اور پھر اُن کا علم یہیں محدود ہو جاتا ہے کہ جھوٹ بولنا ایسی بُری بات نہیں ہے۔ اور نتیجہ کیا ہوگا پھر؟ نتیجہ ظاہر ہے کہ بڑے ہو کر جہاں جہاں بھی ایسے بچے کو جھوٹ بولنے کا موقع ملے گا وہ اپنی قوتِ موازنہ سے فیصلہ چاہے گا تو قوتِ موازنہ اُسے فوراً یہ فیصلہ دے دے گی کہ خطرہ زیادہ ہے، جھوٹ بول لو، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح غیبت ہے۔ اگر بچہ اپنے اردگرد غیبت کرتے دیکھتا ہے کہ تمام لوگ ہی غیبت کر رہے ہیں تو بڑا ہو کر اُس کے سامنے جب غیبت کا موقع آتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے غیبت کی تو مجھے فائدہ پہنچے گا تو قوت موازنہ اُسے کہتی ہے، تمہارے اردگرد تمام غیبت کرتے ہیں اگر تم غیبت کر لو تو کیا حرج ہے۔ گویا گناہ تو ہے لیکن اتنا بڑا گناہ نہیں۔ اس بارے میں گزشتہ ایک خطبہ میں بات ہو چکی ہے کہ اصلاحِ اعمال میں ایک بہت بڑی روک یہ ہے کہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ بعض گناہ بڑے ہیں اور بعض چھوٹے

گناہ ہیں اور ان کو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور پھر ان گناہوں کو جب ایک دفعہ انسان کر لے تو چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہاں انسان میں قوتِ موازنہ تو موجود ہوتی ہے مگر اس غلط علم کی وجہ سے جو اُسے ماحول نے دیا ہے، وہ انسان کو اتنی طاقت نہیں دیتی جس طاقت کے ذریعہ سے وہ گناہوں پر غالب آ سکے۔ جیسے کہ وزن اُٹھانے کی مثال بیان کی گئی تھی۔ کمزور طاقت ایک وزن کو اُٹھا نہ سکی لیکن جب دماغ نے زیادہ وزن اُٹھانے کی طاقت بھیجی تو وہی ہاتھ اُس زیادہ وزن کو اُٹھانے کے قابل ہو گیا۔ لیکن اگر انسان کی قوتِ موازنہ یہ حکم دماغ کو نہ بھیجتی تو وہ وزن نہ اُٹھا سکتا۔

اسی طرح گناہوں کو مٹانے میں بھی یہی اصول ہے۔ گناہوں کو مٹانے کی طاقت انسان میں ہوتی ہے لیکن جب گناہ سامنے آتا ہے اور قوتِ موازنہ یہ کہہ دیتی ہے کہ اس گناہ میں حرج کیا ہے کہ چھوٹا سا، معمولی سا تو گناہ ہے جب کہ اس کے کرنے سے فائدہ زیادہ حاصل ہو گا تو دماغ پھر گناہ کو مٹانے کی طاقت نہیں بھیجتا۔ وہ حس مر جاتی ہے یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ قوتِ ارادی ختم ہو جاتی ہے اور گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ گویا اصلاحِ اعمال کے لئے تین چیزوں کی مضبوطی کی ضرورت ہے۔

ایک قوتِ ارادی کی مضبوطی کی ضرورت ہے، ایک علم کی زیادتی کی ضرورت ہے اور ایک قوتِ عملیہ میں طاقت کا پیدا کرنا، یہ بھی ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ علم کی زیادتی درحقیقت قوتِ ارادی کا حصہ ہوتی ہے کیونکہ علم کی زیادتی کے ساتھ قوتِ ارادی بڑھتی ہے۔ یا کہہ سکتے ہیں کہ وہ عمل کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ ان سب باتوں کا خلاصہ یہ بنے گا کہ عملی اصلاح کے لئے ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے، پہلے قوتِ ارادی کی طاقت کہ وہ بڑے بڑے کام کرنے کی اہل ہو۔ علم کی زیادتی کہ ہماری قوتِ ارادی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتی رہے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے اور صحیح کی تائید کرنی ہے اور اُس پر عمل کرنے کے لئے پورا زور لگانا ہے۔ غفلت میں رہ کر انسان مواقع نہ گنوا دے۔ تیسرے قوتِ عملیہ کی طاقت کہ ہمارے اعضاء ہمارے ارادے کے تابع چلیں۔ بدارادوں کے نہیں، نیک ارادوں کے اور اُس کا حکم ماننے سے انکار نہ کریں۔

یہ باتیں گناہوں سے نکلنے اور اعمال کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ اپنی قوتِ ارادی کو ہمیں اُس زبردست افسر کی طرح بنانا ہو گا جو اپنے حکم کو اپنی طاقت اور قوت اور اصولوں کے مطابق منواتا ہے اور کسی مصلحت کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتا۔ ہمیں چھوٹے بڑے گناہوں کی اپنی من مانی تعریفیں بنا کر اپنے اوپر غالب آنے سے روکنا ہو گا۔ صحیح علم ہمیں اُن ناکامیوں سے محفوظ رکھے گا جو قوتِ موازنہ کی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جس کی مثال میں دے چکا ہوں کہ حس مر جاتی ہے۔ چھوٹے اور بڑے گناہوں کے چکر میں انسان رہتا ہے اور پھر اصلاح کا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ عدمِ علم کی وجہ سے قوتِ ارادی فیصلہ ہی نہیں کر سکتی کہ اُسے کیا کرنا ہے یا کیا کرنا چاہئے۔ اسی طرح جب قوتِ عملیہ مضبوط ہو گی تو وہ قوتِ ارادی کے ادنیٰ سے ادنیٰ اشارے کو بھی قبول کر لے گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک نکتہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

یہاں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قوتِ عملیہ کی کمزوری دو طرح کی ہوتی ہے۔ حقیقی اور غیر حقیقی۔ غیر حقیقی تو یہ ہے کہ قوت تو موجود ہو لیکن عادت وغیرہ کی وجہ سے زنگ لگ چکا ہو اور حقیقی یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے کے عدمِ استعمال کی وجہ سے وہ مُردہ کی طرح ہو گئی ہو اور اُسے بیرونی مدد اور سہارے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہو۔ غیر حقیقی مثال ایسے شخص کی ہے جسے طاقت تو یہ ہو کہ مَن بوجھ اُٹھا سکے، چالیس کلو وزن اُٹھا سکے لیکن کام کرنے کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے جب اُسے بوجھ اُٹھانے کا کہو تو اُسے گھبراہٹ چھڑ جاتی ہے، پریشانی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسا شخص اگر اپنی طبیعت پر دباؤ ڈالے گا تو پھر بوجھ اُٹھانے کے قابل ہو جائے گا اور اُس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ اور حقیقی کی مثال یہ ہے کہ دیر تک کام نہ کرنے کی وجہ سے انسان میں کام کرنے کی طاقت ہی باقی نہیں رہتی اور اُس میں دس بیس سیر سے یا کلو سے زیادہ وزن اُٹھانے کی طاقت نہیں رہتی۔ تو ایسے شخص کو زائد وزن اُٹھوانے کے لئے مددگار دینا ہو گا۔ اُس کی اصلاح کے لئے اُس کی قوتِ ارادی کو بڑھانے کے لئے اور اُس کی قوتِ عملی کو بڑھانے کے لئے پھر کچھ اور طریقے اختیار کرنے ہوں گے۔ غرض جب طاقت کا خزانہ موجود نہ ہو تو اُس وقت بیرونی ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں تا کہ کام کو پورا کیا جا سکے۔ یہی حال اعمال کی اصلاح کا ہے اور مختلف لوگوں کے لئے مختلف علاجوں کی ضرورت ہے۔ ایک ہی علاج ہر ایک کے لئے نہیں ہے۔ بعض کے لئے قوتِ ارادی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض کے لئے قوتِ عملی پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور بعض کے لئے اس صورت میں جبکہ بوجھ زیادہ ہو، اُن کی طاقت اور برداشت سے باہر ہو، بیرونی مدد کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 441 خطبہ فرمودہ 10 جولائی 1936 مطبوعہ ربوہ)

اُس وقت معاشرے کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے، جماعت کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے، ذیلی تنظیموں کو اپنا کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔

پس ہمیں اپنی عملی اصلاح کے لئے ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، ان باتوں کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، قوتِ عملی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور ہماری جو صلاحیتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو طاقتیں ہمیں دی ہیں وہ زنگ لگ کے ختم نہ ہو جائیں۔ اس کی مزید وضاحت انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مَیں کروں گا۔ آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 92۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا، اپنی قوتِ ارادی کو دعا کے ذریعہ سے مضبوط کرنا ہے اور قوت کا خرچ کرنا، قوتِ ارادی اور قوتِ عملی کا اظہار ہے۔ جب یہ اظہار اعلیٰ درجہ کا ہو جائے تو یہی ایمان ہے اور پھر بندہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اُس کی رضا کے حصول کی طرف توجہ رہتی ہے۔

پھر آپ نے ایک جگہ فرمایا: ''تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 116۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو، کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہو گی، کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں، کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے۔

پس عملی حالتوں کی درستی کے لئے بہت محنت اور مسلسل نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی اپنے احمدی ہونے کے مقصد کو پورا کر سکے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کے مطابق ہم اپنے آپ کو حقیقی (مومن) بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کلکتہ انڈیا کا ہے۔ 3 جنوری 2014ء کو تقریباً 80 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پا گئے۔

آپ گزشتہ ایک سال سے بیمار تھے۔ جاپان بھی آپ کے بیٹے علاج کی غرض سے لے گئے۔ وہاں سے کچھ بہتر ہوئے تھے۔ آجکل اپنی بیٹی کے پاس قادیان تھے۔ آپ کو 1965ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ اس کے بعد یہ زندگی کے آخری لمحے تک دیوانہ وار دعوتِ الی اللہ میں مصروف رہے ہیں۔ ان کا 48 سالہ دینی خدمات کا دور ہے اور آپ کو سیکرٹری دعوت الی اللہ، قائد خدام الاحمدیہ، ناظم انصار اللہ بنگال، نائب امیر اور امیر کلکتہ، پھر لمبا عرصہ صوبائی امیر بنگال اور آسام کی حیثیت سے خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح نیپال کے دعوت الی اللہ کے امور کے نگران اور انجمن وقفِ جدید قادیان کے ممبر رہے۔ بنگالی زبان میں رسالہ ''البشریٰ'' بڑی محنت سے شائع کرتے اور لوگوں کو پوسٹ بھی خود ہی کرتے تھے۔ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ

قادیان انعام غوری صاحب کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ساتھ بنگال و آسام کے متعدد سفر کئے۔ پُرخطر ماحول میں بھی جلسے اور تقاریر کرنے سے باز نہیں رہتے تھے۔ کہتے ہیں تین مرتبہ تو خاکسار کے ساتھ نہایت مخدوش حالات میں سے بحفاظت نکلنے کا اللہ تعالیٰ نے سامان فرمایا۔ گاڑی اور سامان وغیرہ کو تو نقصان پہنچا لیکن ممبران محفوظ رہے۔ بے دھڑک ہو کے ہر خطرے کی جگہ پر لے جایا کرتے تھے۔ موصوف کے ساتھ دورہ کرتے ہوئے ہر علاقے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے تائید ونصرت کے نشانات کا تذکرہ جاری رہتا۔ بنگال و آسام میں متعدد جماعتیں مرحوم کے دور میں قائم ہوئیں۔ نہایت دلیر اور متوکل اور درویش صفت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ ان کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے تو عصمت اللہ صاحب ہیں جو جلسہ سالانہ میں نظمیں وغیرہ پڑھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد تقریباً جانتا ہی ہوگا۔ ایم ٹی اے پر بھی ان کی نظمیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈوگر دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ پروین اختر صاحبہ مورخہ 12 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرمہ ڈاکٹر ولی محمد بھٹی صاحب کنجروڑ ضلع نارووال کی بیٹی تھیں۔ آپ کے پڑدادا حضرت میاں امام الدین صاحب اور دادا حضرت عطا محمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفقاء حضرت مسیح موعود تھے۔ مرحومہ مہمان نواز، تہجد گزار، نمازیں ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرنے والی اور دعائیں کرنے والی تھیں۔ خلافت سے آپ کو محبت تھی۔ خطبہ جمعہ باقاعدگی سے لائیو سنتی تھیں اور باقی بھی حضور انور کے پروگرام شوق اور توجہ سے سنتی تھیں۔ احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتیں، اپنے بچوں کو بھی نمازیں باقاعدگی سے اپنے وقت پر ادا کرنے کی تلقین کرتیں اور تہجد پر بھی اٹھاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 13 فروری کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے شوہر کے علاوہ سوگواران دو بھائی، دو بہنیں، دو بیٹے مکرم ذکی احمد ڈوگر صاحب ربوہ، مکرم رفیع احمد ڈوگر صاحب جرمنی اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرتے ہوئے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے بورڈ آف ریونیو پنجاب، فوریسٹری، وائلڈ لائف اینڈ فشریز اور لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹس میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات اور آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

۞ C M H لاہور میڈیکل کالج میں لائبریری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔

۞ LOK SANJH فاؤنڈیشن کو پراجیکٹ کوارڈینیٹر، ڈیٹا اینٹری، ڈیٹا ڈکوامنٹیشن آفیسر اور فیلڈ فسلیٹیٹر کی ضرورت ہے۔

۞ نشاط چونیاں لمیٹڈ کو ایگزیکٹو سیکرٹری ٹو دی چیئرمین کی تلاش ہے۔ کم از کم تعلیم گریجوایشن ہونی چاہئے۔ خواہشمند احباب اپنی CV اس ای میل پر بھیجیں۔ hr@nishat.net

۞ نشاط گروپ کو اپنی ملز کے لئے ڈیزائن ایگزیکٹو اور پروڈکٹ ڈویلپمنٹ ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

۞ ماری اسٹوپس سوسائٹی کو لاہور کے لئے ریجنل مینیجر آپریشن، اسسٹنٹ مینیجر سوشل فرنچائز، کوآرڈینیٹر ایگزیکٹو، ریجنل آئی ٹی کوآرڈینیٹر، اسسٹنٹ مینیجر کلینکل کوالٹی، انشورنس/ میڈیکل ٹرینی، کومپلیئنس آفیسر، مینیجر ٹیکنیکل سروسز اور اس کے علاوہ مختلف شہروں کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر، فیلڈ انچارج، کوالٹی انشورنس آفیسر اور ڈیٹا اینٹری آپریٹرز کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ کوتھم کالج آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ کو ایڈمن آفیسر، اکاؤنٹس آفیسر، انسٹرکٹر کمپیوٹر، انسٹرکٹر کک/ شیف اور انسٹرکٹر انگلش لینگوئج کی ضرورت ہے۔

۞ UNOCHA کو ہیومنٹیرین افیئرز آفیسر (میل/ فی میل) کی ضرورت ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔

http://jobs.un.org.pk

۞ کوئین میری انٹرنیشنل ہسپتال اینڈ ریسرچ سنٹر کو میڈیکل آفیسر، اسسٹنٹ پبلک ریلیشن آفیسر، اسسٹنٹ مینیجر (اکاؤنٹس)، اکاؤنٹنٹ، ڈیٹا اینٹری آپریٹر، کمپیوٹر آپریٹر، ٹیلی فون آپریٹر اور ریپشنسٹ کی ضرورت ہے۔

۞ بحریہ ٹاؤن لاہور کو اسسٹنٹ وجیلنس آفیسر کی خالی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۞ انڈس کین فارمز (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو ٹ بہادر راجن پور کو فارم مینیجر/ شوگر کین ورائٹی ڈویلپمنٹ ایکسپرٹ درکار ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 16 فروری 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

درخواست دعا

۞ مکرم کاشف محمود بلوچ صاحب معلم سلسلہ چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازی خان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رقیہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد بلوچ صاحب آف بستی صادق پور ضلع عمرکوٹ کافی عرصہ سے گنٹھیا کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بائیں ہاتھ پر بیماری کا زیادہ اثر ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے علاج جاری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح ایک مخلص خادم مکرم محمد یونس صاحب ولد مکرم عیسیٰ خان مرحوم آف جماعت احمدیہ چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازی خان کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مبشر احمد قمر صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ محترمہ مبارکہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ حاصل پور ضلع بہاول پور تحریر کرتی ہیں۔

میری ساس محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2012
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہو جاتی ہے۔
گیسٹرو۔ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

احمدیہ بیت الذکر Kivulini

اروشا ریجن تنزانیہ کا افتتاح

رپورٹ: مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ

26 فروری 2013ء کو جماعت احمدیہ Kivulini (اروشا ریجن) کی بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ جماعت تنزانیہ اور کینیا کے بارڈر پر واقع ہے۔ کینیا کے بارڈر پر Kitobo میں جماعت احمدیہ کی ایک بیت الذکر ہے۔

تنزانیہ کی اس بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے گاؤں کے تمام مذہبی لیڈرز کو مدعو کیا گیا۔ گاؤں کے چیئرمین بھی تشریف لائے۔ اسی طرح کینیا کی جماعت Kitobo سے چار لوکل افریقن احمدی اس افتتاح میں شمولیت کے لئے آئے۔ اروشا سے 16 افراد کا قافلہ تقریب میں شامل ہوا۔

مکرم طاہر محمود چودھری صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے اس بیت الذکر کا افتتاح کیا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد باقاعدہ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نظم سے ہوا جس کے بعد بیت الذکر کی تعمیر کی مختصر رپورٹ خاکسار نے پیش کی اور احمدیوں کی مالی قربانی اور ان کے وقار عمل کا جوش بیان کیا۔ پھر کینیا کے نمائندہ نے خطاب کیا۔ یہ ہمارے بزرگ احمدی دوست Mzee Jurige تھے جو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم عبدالکریم شرما صاحب کے دَور میں احمدی ہوئے تھے۔ انہوں نے پرانے واقعات سنا کر ایمان تازہ کیا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور بعض نصائح کیں۔

اس پروگرام میں 75 افراد شامل ہوئے۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے اور سعید فطرت احباب سے اس بیت الذکر کو بھر دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جنوری 2014ء)

بقیہ از صفحہ 1

کمپیوٹر میں درج ذیل امور میں مہارت ہونا ضروری ہے۔

(i) ٹائپنگ : اردو انگلش (25 الفاظ فی منٹ) (ii) ونڈو آپریٹنگ سسٹم (iii) مائیکرو سافٹ ورڈ (iv) مائیکروسافٹ ایکسل (v) ان پیج

نوٹ: مندرجہ بالا معیار پر پورا نہ اترنے والی اور نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15، 20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

28 فروری 2014ء

5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	ایوان طاہر کینیڈا کا افتتاح 26 جولائی 2012ء
7:35 am	جاپانی سروس
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:35 am	المائدہ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	امن کا پیغام 3، 4 دسمبر 2012ء
12:55 pm	سرائیکی سروس
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
5:05 pm	قرآن سب سے اچھا
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	Shotter Shondhane
8:55 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	امن کا پیغام

یکم مارچ 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	امن کا پیغام
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 17 ستمبر 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب 15 جون 1996ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

Straight way Garments

"ہول سیل ڈیلر"

ایکسپورٹ کوالٹی مردانہ وبچگانہ اور زنانہ ورائٹی فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
نیز مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے۔ اسپیشل جینز، ٹراؤزر، ٹی شرٹ

Shop # 5 Aslam Plaza Alama Iqbal Town Karim Block Lahore
Cell # 0300-8100066 , 0323-8100066

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب 25 فروری

طلوع فجر	5:19
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد سیفی صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے حلقہ کی ایک بزرگ خاتون محترمہ جنت النساء صاحبہ بیوہ مکرم عبدالغفور صاحب مرحوم بہت بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

روزنامہ الفضل 24 فروری 2014ء کے صفحہ ایک پر حضرت محمد حسین خان ٹیلر صاحب کا سن بیعت غلط شائع ہوگیا ہے۔ درست سن بیعت 1897ء ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

خریداران خطبہ نمبر سے گزارش

جن خریداران الفضل خطبہ نمبر کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو یاددہانی ارسال کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اپنا چندہ بذریعہ بینک بنام صدر انجمن احمدیہ ارسال فرماویں یا طاہر مہدی امتیاز احمد کے نام منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ 28 فروری کے بعد بقایا جات کی صورت میں مجبوراً خطبہ نمبر بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

مکان برائے فروخت

10 مرلہ پر مشتمل ڈبل سٹوری مکان 6 بیڈ، 6 باتھ، ڈبل کچن واقع ناصر آباد شرقی ربوہ (بالمقابل گراؤنڈ) نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 0332-7052473
پراپرٹی ڈیلرز سے معذرت

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

FR-10